روزنامہ
الفضل
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

ہفتہ 2 مئی 2009ء 6 جمادی الاول 1430 ہجری 2 ہجرت 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 96

نمازیوں کا احترام

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کی بری حرکات کی وجہ سے ناراضگی کا اظہار فرمایا صحابہؓ نے کہا یارسول اللہ کیا ہم اسے قتل نہ کردیں تو آپؐ نے فرمایا مجھے نمازیوں کے قتل سے منع کیا گیا ہے۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی الحکم فی المخنثین حدیث نمبر :4280)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جو شخص خداتعالیٰ کے ساتھ دوستی کرتا ہے خداتعالیٰ اس پر برکات نازل کرتا ہے۔ اس کے گھر میں برکت دیتا ہے۔ اس کے کپڑوں میں برکت دیتا ہے۔ اس کے پس خوردہ میں برکت دیتا ہے۔

بخاری میں ہے کہ نوافل کے ذریعہ سے انسان خداتعالیٰ سے تعلق پیدا کرتا ہے۔ نوافل ہر شئے میں ہوتے ہیں۔ فرض سے بڑھ کر جو کچھ کیا جائے وہ سب نوافل میں داخل ہے۔ جب انسان نوافل میں ترقی کرتا ہے تو خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس کی آنکھ ہوجاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اوراس کی زبان ہوجاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔ خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص میرے ولی سے مقابلہ کرتا ہے وہ میرے ساتھ لڑائی کے لئے تیار ہوجائے۔ خداتعالیٰ کے ساتھ سچی محبت کرنے والے بھی غنی، بے نیاز ہوجاتے ہیں۔ لوگوں کی تکذیب کی کچھ پروانہیں رکھتے۔ جو لوگ خلقت کی پرواکرتے ہیں وہ خلق کو معبود بناتے ہیں۔ خداتعالیٰ کے بندوں میں ہمدردی بہت ہوتی ہے۔ مگر ساتھ ہی ایک بے نیازی کی صفت بھی لگی ہوئی ہے۔ وہ دنیا کی پروانہیں کرتے۔ آگے خداتعالیٰ کا فضل ہوتا ہے کہ دنیا کھچی ہوئی ان کی طرف چلی آتی ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم ص 506)

قرآن اور حدیث سے ثابت ہے کہ مومن کی ہر چیز بابرکت ہوجاتی ہے جہاں وہ بیٹھتا ہے وہ جگہ دوسروں کے لئے موجب برکت ہوتی ہے اس کا پس خوردہ اوروں کے لئے شفا ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم ص 31)

یکم نومبر 1905ء بمقام دہلی حضرت مسیح موعود نے حضرت بختیار کاکیؒ کے مزار پر دعا کی اور دعا کو لمبا کیا واپس آتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے راستہ میں فرمایا۔

بعض مقامات نزول برکات کے ہوتے ہیں اور یہ بزرگ چونکہ اولیاء اللہ تھے ان کے واسطے ان کے مزار پر ہم گئے۔ ان کے واسطے بھی ہم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اپنے واسطے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اور دیگر بہت دعائیں کیں۔ لیکن یہ دوچار بزرگوں کے مقامات تھے جو جلد ختم ہوگئے اور دہلی کے لوگ تو سخت دل ہیں یہی خیال تھا کہ واپس آتے ہوئے گاڑی میں بیٹھے ہوئے الہام ہوا۔ دست تو دعائے تو ترحم زخدا

(ملفوظات جلد چہارم ص 528)

ہفتہ تعلیم القرآن

سال 2009ء کا دوسرا ہفتہ تعلیم القرآن 8 تا 14 مئی 2009ء منایا جارہا ہے۔ تمام امراء، صدران وسیکرٹریان تعلیم القرآن سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں حسب پروگرام ہفتہ تعلیم القرآن مناکر اس کی تفصیلی کارگزاری رپورٹ مرکز کوارسال فرمائیں۔

☆ مورخہ 8 مئی 2009ء بروز جمعہ نماز تہجد سے اس بابرکت ہفتہ کا آغاز کیا جائے۔ باجماعت نمازوں کے قیام کو یقینی بنایا جائے۔

☆ مورخہ 8 مئی 09ء کا خطبہ جمعہ قرآن کریم کے فضائل و برکات، تعلیم القرآن اور ہماری ذمہ داریوں کے متعلق دیا جائے۔

☆ ہر فرد جماعت قرآن کریم روزانہ کم ازکم دو رکوع تلاوت کرکے ترجمہ بھی پڑھے۔

☆ ہر سیکرٹری تعلیم القرآن اس امر کا جائزہ لے کہ اس کے حلقہ میں انصار، خدام، اطفال، لجنہ یا ناصرات میں سے جو ابھی تک قرآن کریم ناظرہ نہیں جانتے، ان کو قرآن کریم پڑھانے کا فوری انتظام کیا جائے۔ نیز جائزہ لیں کہ ہر فرد جماعت روزانہ تلاوت قرآن کریم کرے، خصوصاً کمزور اور سست افراد سے رابطہ کرکے روزانہ تلاوت کی طرف توجہ دلائی جائے۔

☆ دوران ہفتہ جماعت میں ایک اجلاس عام ضرور منعقد کرائیں جس میں قرآن کریم کے فضائل و برکات کا تذکرہ ہو، اس میں ذیلی تنظیموں کے ممبران کو بھی شامل کریں۔ نیز ذیلی تنظیمیں اپنے اجلاسات میں بھی فضائل قرآن کو بیان کریں۔ مقابلہ تلاوت،

(باقی صفحہ 8 پر)

فری شوگر ٹیسٹ کیمپ

۞ ادارہ نور العین میں 3 مئی 2009ء کو احباب کی سہولت کے لئے شوگر ٹیسٹ کا فری کیمپ لگایا جارہا ہے۔ یہ کیمپ صبح 9 بجے تا دوپہر 1 بجے ہوگا۔ احباب استفادہ فرمائیں۔

(انچارج نور العین دائرۃ الخدمت الانسانیۃ)

حقیقۃ الوحی پرچہ سوالات نمبر 1 بابت مطالعہ ماہ اپریل 2009ء از صفحہ 1 تا 142

بغرض تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء

حضرت اقدس مسیح موعود کی ایک خواہش

فرمایا: "ایک دفعہ جوامتحان لینے کی تجویز کی گئی تھی، بہت ضروری تھی۔ اس کا ضرور بندوبست ہونا چاہئے۔ حقیقۃ الوحی اس مطلب کے لئے بہت مفید کتاب ہے۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 212)

پرچہ حل کرنے والے کا نام.................. ولدیت/زوجیت.................. پتہ..................

نام جماعت.................. ضلع.................. دستخط مع تاریخ

ہدایات: تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس پرچے کو حل کر کے 10 مئی 2009ء تک نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ یہ پرچہ ایک سادہ کاغذ پر حل کر کے اپنی مقامی جماعت کے مربی صاحب یا سیکرٹری صاحب اصلاح وارشاد کو بھی جمع کروا سکتے ہیں۔ بذریعہ فیکس اور ای میل بھی بھجوا سکتے ہیں۔ فیکس نمبر: 047-6213590 ای میل: nazarat.markazia@gmail.com

سوال نمبر 1: اس کتاب کی تاریخ اشاعت کیا ہے؟

جواب:..................

سوال نمبر 2: یہ کتاب جو جامع جمیع دلائل وحقائق ہے اس کے اثرات کیا ہیں؟

جواب:..................

سوال نمبر 3: مصفا وحی کون لوگ پاتے ہیں؟

جواب:..................

سوال نمبر 4: روحانی مراتب کی تین حالتیں کون سی ہیں۔ وضاحت کیجئے؟

جواب:..................

سوال نمبر 5: آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد صحابہ کرامؓ کا اتفاق کس عقیدہ پر تھا اور قرآن شریف کی کس آیت سے یہ استنباط انہوں نے کیا؟

جواب:..................

سوال نمبر 6: مہدی اور مسیح کے متعلق مختلف نظریات کیا ہیں؟

جواب:..................

سوال نمبر 7: سورۃ فاتحہ میں غور کرنے سے کیا پیشگوئی ابھرتی ہے؟

جواب:..................

سوال نمبر 8: وحی کی اقسام ثلاثہ کی تشریح کیجئے؟

جواب:..................

سوال نمبر 9: اللہ تعالیٰ کی راہ میں سب سے پہلی چیز جو حضرت مسیح موعود کو دی گئی وہ کیا تھی؟ اس سے کیا مراد ہے؟

جواب:..................

سوال نمبر 10: عربی، اردو، فارسی کے الہامات میں سے ایک عربی، ایک فارسی اور دو اردو الہام درج کیجئے؟

جواب:..................

سوال نمبر 11: یہ خیال کہ مقبولین کی ہر ایک دعا قبول ہو جاتی ہے سراسر غلط ہے۔ اس بارہ میں آیت درج کر کے اس کی تشریح کریں؟

جواب:..................

سوال نمبر 12: ثابت کیجئے کہ کیا نجات کے لئے صرف توحید کافی ہے یا پھر نبی پر ایمان لازمی ہے؟

جواب:..................

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

سیدنا حضرت مسیح موعود کی مبارک تحریرات کی روشنی میں

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی عظیم الشان مالی قربانیاں

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب

اللہ تعالیٰ کے لئے تمام وسائل اور ہر قسم کی قربانیوں اور استعدادوں کو کلیۃً خرچ کرنے کا اصل مقام تو مامور من اللہ کا ہوتا ہے مگر اسی کی اطاعت، محبت اور قوت قدسیہ کے نتیجے میں اس کو بعض خاص وجود دیئے جاتے ہیں جو ایک امتیازی شان اور اعلیٰ نمونہ پیش کر کے دوسروں کے لئے مشعل راہ بنتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت میں سے ایسی ہی امتیازی شان رکھنے والے ایک وجود کو اپنے ماننے والوں کے لئے بطور ماڈل پیش کیا ہے۔

یہ نادر وجود حضرت حکیم الامت مولانا حافظ نورالدین تھے جو حضرت مسیح موعود کی بیعت کرنے والوں میں اول المبائعین اور اخلاص اور مالی قربانی میں بھی اول نمبر پر تھے جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود نے کئی جگہ آپ کا ذکر فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

''......میں خدا تعالیٰ کے حضور آہ وزاری کرتا تھا اور عرض کرتا تھا کہ الٰہی میرا ناصر و مددگار کون ہے۔ میں تنہا اور بے حقیقت ہوں۔ پس جب دعا کا ہاتھ مسلسل اٹھا اور فضائے آسمانی میری دعاؤں سے معمور ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے میری عاجزانہ دعا قبول کی اور رب العالمین کی رحمت جوش میں آئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک مخلص اور صدیق عطا فرمایا جو میرے مددگاروں کی آنکھ اور میرے مخلصین دین کا خلاصہ ہے۔ اس مددگار کا نام اس کی نورانی صفات کی طرح نورالدین ہے ...... آپ میرے رب کی آیات میں سے ہیں......''

(تاریخ احمدیت جلد3 ص104,103)

اللہ تعالیٰ نے اس اولیت کو اس رنگ میں بھی برقرار رکھا کہ حضرت مسیح موعود کے وصال اکبر کے بعد حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب ہی قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر بن کر منصۂ شہود پر آئے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو پہلے سے خبر دی تھی کہ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کو ہم وحی کریں گے جیسا کہ آگے ذکر آئے گا۔ حضرت خلیفہ اول اس بشارت کے اولین مصداق بن گئے اور آپ کو گویا الٰہی تحریک ہوئی کہ سب کچھ حضرت مسیح موعود کے مشن کے لئے قربان کردیں۔ فرمایا:-

''صوفیا نے لکھا ہے کہ جو شخص کسی شیخ یا رسول اور نبی کے بعد خلیفہ ہونے والا ہوتا ہے تو سب سے پہلے خدا کی طرف سے اس کے دل میں حق ڈالا جاتا ہے''۔

(ملفوظات جلد پنجم ص524)

حضرت خلیفہ اول کی حالت

ادھر حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی ایک تحریر حضرت مسیح موعود نے کرامات الصادقین میں دی ہے جو حیرت انگیز ہے۔

''میں آیت استخلاف اور حدیث بعث مجدد دین کے مطابق اس صدی کے مجدد کی تلاش میں تھا اور اسی لئے بیت اللہ مکہ مکرمہ میں سید حسین المہاجر اور شیخ محمد الخزرجی الانصاری اور مدینہ میں شیخ عبدالغنی المجدد دی الاحمدی سے ملا جو تقویٰ اور علم کے اعلیٰ مراتب پر تھے لیکن دشمنوں کا مقابلہ نہیں کرتے تھے۔ نصاریٰ، آریہ، برہمو، دہریہ، فلاسفہ، معتزلہ وغیرہ کے مقابلہ کے لئے کوئی عالم متوجہ نہ ہوتا۔ حالانکہ نو لاکھ کے قریب طالبعلم علوم دینیہ کو چھوڑ چکے تھے اور چھ کروڑ سے زائد اسلام کے خلاف رسالے شائع ہو چکے تھے اور علماء مناظرات کو اہل کمال کی عادت کے خلاف خیال کرتے تھے سوائے شاذ کے جیسے استاذی رحمۃ اللہ الہندی المکی اور ڈاکٹر وزیر خان وغیرہ لیکن ان کا جہاد صرف مخالفین اسلام کے ایک گروہ کے خلاف تھا پھر آسمانی نشانات اور بشارات الٰہیہ کے ساتھ نہ تھا۔ جب میں اپنے وطن کو واپس آیا تو اس صدی کے مجدد مہدی زمان اور مسیح دوراں مؤلف براہین احمدیہ کی مجھے بشارت ملی تو میں نے لبیک کہا اور خدا تعالیٰ کا سجدہ شکر ادا کیا کہ میں نے اپنا مطلوب پالیا پھر میں نے اس کی بیعت کی اور اسے اپنے نفس اور تمام رشتہ داروں بلکہ ہر چیز پر مقدم کیا اور میری نیک بختی تھی کہ میں نے اسے تمام جہانوں پر مقدم کرلیا اور پھر میں نے اس کی خدمت میں کوئی کمی نہ کی۔ اس کے علم وعرفان نے میرے دل کو فریفتہ کرلیا اور اس کی شفقت نے مجھے ڈھانپ لیا''۔

(خلاصہ از کرامات الصادقین۔ روحانی خزائن جلد 7 انڈکس ص58,57)

حضرت مسیح موعود آپ کا ذکر کرکے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں:-

''اول المبائعین صاحب ایمان وعلم وبصیرت معرفت وخشیت حاجی الحرمین اعلائے کلمہ (-) کے لئے کثیر الانفاق وغیرہ ایسے صدیق اور صدوق کے ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ''۔

(حمامۃ البشریٰ۔ روحانی خزائن جلد7 انڈکس ص94)

کتب حضرت مسیح موعود کے لئے معاونت

1884ء میں حضرت مسیح موعود کے ایک اشتہار کے ذریعے آپ کو مؤلف براہین احمدیہ کا علم ہوا اور آپ فوراً خدمت عالیہ میں پہنچ گئے اور اس دن سے آخری دن تک آپ حضرت مسیح موعود کے مشن کے سب سے زیادہ معاونت کرنے والے بن گئے۔ آپ کے ایک خط کا نمونہ حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب فتح اسلام میں دیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ براہین احمدیہ کے سلسلہ میں بھی آپ ہی سب سے بڑے معاونت کرنے والے بن گئے۔ آپ نے اپنے پُرخلوص خط میں لکھا:-

''...... حضرت پیرومرشد میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو میں مراد کو پہنچ گیا۔ اگر خریدار براہین (احمدیہ۔ ناقل) کے توقف طبع کتاب سے مضطرب ہوں تو مجھے اجازت فرمایئے کہ یہ ادنیٰ خدمت بجالاؤں کہ ان کی تمام قیمت ادا کردہ اپنے پاس سے واپس کردوں۔ حضرت پیر و مرشد نابکار شرمسار عرض کرتا ہے اگر منظور ہو تو میری سعادت ہے میرا منشاء ہے کہ براہین کے طبع کا تمام خرچ میرے پر ڈال دیا جائے۔ پھر جو کچھ قیمت میں وصول ہو وہ روپیہ آپ کی ضروریات میں خرچ ہو۔ مجھے آپ سے نسبت فاروقی ہے اور سب کچھ اس راہ میں فدا کرنے کے لئے طیار ہوں......''

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد3 ص36)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

''...... وہ محبت اور اخلاص کے جذبہ کاملہ سے چاہتے ہیں کہ سب کچھ یہاں تک کہ اپنے عیال کی زندگی بسر کرنے کی ضروری چیزیں بھی اسی راہ میں فدا کردیں...... لیکن یہ نہایت درجہ کی بے رحمی ہے کہ ایسے جاں نثار پر وہ سارے فوق الطاقت بوجھ ڈال دیئے جائیں جن کو اٹھانا ایک گروہ کا کام ہے۔ بے شک مولوی صاحب اس خدمت کو بہم پہنچانے کے لئے تمام جائیداد سے دست بردار ہوجانا اور ایوب نبی کی طرح یہ کہنا کہ ''میں اکیلا آیا اور اکیلا جاؤں گا'' قبول کرلیں گے لیکن یہ فریضہ تمام قوم میں مشترک ہے۔

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد3 ص37)

طرح طرح کی مالی خدمات

فرمایا: ''...... مگر اس سلسلہ کے ناصرین میں سے وہ اول درجہ کے نکلے...... ان کی مالی خدمات ہیں جو طرح طرح کے رنگوں میں ان کا سلسلہ جاری ہے......''۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد3 ص520)

رسالہ آسمانی فیصلہ

آپ کے اخلاص کا یہ حال تھا کہ آپ سب کچھ حضرت مسیح موعود کے مشن کے لئے قربان کرنا چاہتے تھے۔ آپ کا ایک مکتوب حضرت مسیح موعود نے اپنی تصنیف ''آسمانی فیصلہ'' میں دیا ہے۔ اس میں آپ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بکمال ادب لکھتے ہیں:

''اللہ کی رضامندی چاہتا ہوں اور جس طرح وہ راضی ہو سکے طیار ہوں۔ اگر آپ کے مشن کو انسانی خون کی آبپاشی ضرور ہے تو یہ نابکار (مگر محب انسان) چاہتا ہے کہ اس کام میں کام آوے''۔

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن جلد4 ص338)

حضرت مسیح موعود کا مکتوب

حضرت مسیح موعود ایک بار آپ کی تیمارداری کے لئے جموں تشریف لائے اور واپسی پر ایک خط لکھا جس میں یہ بھی رقم فرمایا آپ کے اخراجات ایسے حد سے بڑھے ہوئے ہیں کہ جن کے سبب سے ہمیشہ آپ کو تہی دست رہنا پڑتا ہے یہاں تک کہ میں نے مولوی کریم بخش صاحب (مراد مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی۔ ناقل) کی زبانی سنا ہے کہ جو آٹھ سو روپیہ مجھ کو آپ نے بھیجا تھا وہ بھی قرضہ لے کر ہی بھیجا تھا۔

(تاریخ احمدیت جلد سوم ص120)

کتاب ازالہ اوہام

آپ نے ازالہ اوہام کی اشاعت میں قابل قدر حصہ لیا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ''اس جگہ اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب معالج ریاست جموں کی نئی امداد جو انہوں نے کئی نوٹ اس وقت بھیجے قابل اظہار ہے خدا تعالیٰ ان کو جزائے خیر بخشے''۔

(تبلیغ رسالت جلد دوم ص73 بحوالہ تاریخ احمدیت جلد3 ص129)

سرمہ چشم آریہ اور سراج منیر

1886ء میں آپ نے سرمہ چشم آریہ کی سو جلدیں خرید کر مفت تقسیم کیں اور رسالہ سراج منیر کے لئے بھی چندہ دیا۔ (تاریخ احمدیت جلد سوم ص117)

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود کا حضرت خلیفہ اول کے نام ایک مکتوب بھی ہے جس میں حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا ''آج ایک نوٹ پچاس روپیہ کا آنمخدوم کی جانب سے میاں کریم بخش صاحب نے سیالکوٹ سے بھیجا ہے۔ جزاکم اللہ خیرا۔ چونکہ رسالہ سراج منیر کے چھپنے میں اب کچھ زیادہ دیر نہیں معلوم ہوتی اور اس کے سرمایہ کے لئے روپیہ کی بہت ضرورت ہوگی۔ اس لئے اگر آنمخدوم بقیہ قیمت پچاس نسخہ یعنی ستاسی روپے آٹھ آنے بھی جلد تر بھیج دیں تو سرمایہ کتاب کی طبع کے لئے عین وقت میں کام آجاسکے۔

میں نے مبلغ پانسو روپیہ منشی عبدالحق صاحب اکونٹنٹ سے قرض لیا تھا اور تین سو روپیہ اور میرے پاس تھا وہ سب اس رسالہ پر خرچ آ گیا ماسوا اس کے ایک سو یہ رسالہ مفت ہندوؤں اور آریوں اور عیسائیوں کو تقسیم کیا گیا۔ اگرچہ ایک روپیہ بارہ آنے اس کی قیمت مقرر ہوئی مگر اس کے مصارف زیادہ ہونے کی وجہ سے یہ قیمت کم درجہ کی رہی۔ 4 نومبر 1886ء

(مکتوبات احمد جلد 2 ص 18)

25/ اپریل 1887ء کے مکتوب میں لکھا۔

''آپ کا دین کے لئے جذبہ اور ولولہ اور عالی ہمتی ایک فضل الٰہی ہے جس کو میں عظیم الشان فضل سمجھتا ہوں اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ جلشانہ آپ سے اپنے دین میں پہلے درجہ کی خدمتیں لیوے''۔

(مکتوبات احمد جلد 2 ص 32)

حضرت خلیفہ اول کی معاونت کے بارہ میں ایک عظیم الشان رویا

آپ کی مالی قربانیوں اور اخلاص کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود نے اپنے ایک رویا کا ذکر کیا اور آپ کی مالی معاونت کی بڑی حوصلہ افزائی فرمائی۔ چنانچہ اپنے مکتوب مرقومہ 2 مئی 1887ء میں تحریر فرمایا۔

''آج آپ کا عنایت نامہ پہنچ کر مضمون مندرجہ معلوم ہوا مجھ کو بندوبست مطبع و دیگر مصارف کے بارے میں بہت کچھ فکر اور خیال تھا جو آپ کے اس مبشر خط سے سب رفع دفع ہوا۔ جزاکم اللہ خیرا۔ الجزا...... چند روز ہوئے میں نے اس قرضہ کے تردد میں خواب میں دیکھا تھا کہ میں ایک نشیب گڑھے میں کھڑا ہوں اور اوپر چڑھنا چاہتا ہوں مگر ہاتھ نہیں پہنچتا۔ اتنے میں ایک بندہ خدا آیا۔ اس نے اوپر سے میری طرف ہاتھ لمبا کیا اور میں اس کے ہاتھ کو پکڑ کر اوپر چڑھ گیا اور میں نے چڑھتے ہی کہا کہ خدا تجھے اس خدمت کا بدلہ دیوے۔

آج آپ کا خط پڑھنے کے ساتھ میرے دل میں پختہ طور پر یہ جم گیا کہ وہ ہاتھ پکڑنے والا جس سے رفع تردد ہوا، آپ ہی ہیں کیونکہ جیسا کہ میں نے خواب میں ہاتھ پکڑنے والے کے لئے دعا کی۔ ایسا ہی برقت قلب خط کے پڑھنے سے آپ کے لئے منہ سے دلی دعا نکل گئی۔ فمستجاب انشاء اللہ تعالیٰ۔

اگر یہ ممکن ہو میری تحریر پہنچنے پر ماہ بماہ تین سو تک آپ بھیج سکیں یہاں تک کہ چودہ سو پورا ہو جاوے تو یہ نہایت عمدہ بات ہے مگر اول دفعہ میں پانسو روپیہ بھیجنا ضروری ہے تا ضروری انتظام کیا جاوے۔ میرا ارادہ ہے کہ یہ کام ماہ رمضان میں جاری ہو جاوے۔ ایک شخص منشی رستم علی نام نے تین سو روپیہ ڈیڑھ سال کی میعاد پر قرضہ دینا کیا ہے اور بابو الٰہی بخش صاحب بھی کچھ دینا چاہتے ہیں۔ سو جس قدر روپیہ دوسروں کی طرف سے بطور قرضہ آئے گا اسی قدر آپ کو کم دینا ہوگا مگر اصل مدار اس قرضہ کا آپ کے نام پر رہا۔ میں نے آپ کا خط بابو الٰہی بخش صاحب کے پاس لاہور میں بھیج دیا ہے کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ آپ کے انشراح صدر اور علو ہمت اور خلوص اور صدق سے میرے دوسرے دوست مطلع ہوں۔

(مکتوبات احمد جلد 2 ص 33)

اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود کے کئی خطوط ہیں صرف ایک خط مرقومہ 26 جولائی 1887ء کی کچھ سطریں درج کرتا ہوں۔

''آج نصف قطعہ نوٹ پانسو روپیہ بذریعہ رجسٹری شدہ پہنچ گیا اب آنمخدوم کی طرف سے پانسو ساٹھ روپے پہنچ گئے۔ اس ضرورت کے وقت جس قدر آپ کی طرف سے غمخواری ظہور میں آئی ہے اس سے جس قدر مجھے آرام پہنچا ہے اس کا اندازہ نہیں کر سکتا۔ اللہ جلشانہ دنیا و آخرت میں آپ کو تازہ تازہ خوشیاں پہنچاوے اور اپنی خاص رحمتوں کی بارش کرے''۔

(مکتوبات احمد جلد 2 ص 42)

حضرت خلیفہ اول کے لئے بشارت

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کے نام 14 مئی 1887ء کو حضرت مسیح موعود نے ایک مکتوب روانہ کیا اور اس میں حضرت خلیفہ اول کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

''بیشک اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب نہایت قابل تعریف اخلاق سے متخلق ہیں اور مجھ کو ان کے ہر ایک خط کے دیکھنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ بفضلہ تعالیٰ ان نادرالوجود مردوں میں سے ہیں کہ جو دنیا میں بہت ہی کم ہیں۔ صفت جواں مردی اور یک رنگی اور خلوص اور وفا اور روبحق ہونے کے اور بایں ہمہ انشراح صدر اور غربت اور فروتنی اور تواضع ایسی ان میں پائی جاتی ہے کہ جس پر درحقیقت ہر ایک مومن کو رشک کرنا چاہئے۔ ...... میں دلی اطمینان سے مولوی حکیم نورالدین صاحب کو بشارت دیتا ہوں کہ وہ ہر ایک بات میں امیدوار رحمت الٰہی رہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو ضائع نہیں کرے گا وہ جس کے ہاتھ میں سب قدرتیں ہیں نہایت ہی غفورالرحیم ہے۔ وفادار بندے آخر اس سے اپنی مرادیں پاتے ہیں۔

(مکتوبات احمد جلد 2 ص 37,36)

حضرت مسیح موعود کے بے حد تعریفی کلمات

میں مبالغہ سے نہیں کہتا اور نہ آپ کی تعریف کی رو سے بلکہ قوی یقین سے خدا تعالیٰ نے میرے دل میں یہ جما دیا ہے کہ جس قدر اللہ تعالیٰ کے دین کی نصرت کے لئے آپ کے دل میں جوش ڈالا ہے اور میری عہدروی پر مستعد کیا ہے کوئی دوسرا آدمی ان صفات سے موصوف نظر نہیں آتا ...... میرے نزدیک آج جو شخص میدان میں آتا ہے اور اعلائے کلمہ (-) کے لئے فکر میں ہے وہ پیغمبروں کا کام کرتا ہے......''۔

(مکتوبات احمد جلد 2 ص 33)

''......جس قدر میری طبیعت آپ کی للّٰہی خدمات سے شکرگزار ہے مجھے کہاں طاقت ہے کہ میں اس کو بیان کر سکوں ...... آپ کو میں یگانہ دوست سمجھتا ہوں اور آپ کے لئے میرے دل و جان سے دعائیں نکلتی ہیں''۔

(مکتوب مرقومہ 31/ اکتوبر 1887ء مکتوبات احمد جلد 2 ص 48,47)

آسمانی فیصلہ کے موقع پر خط و کتابت

محبت نامہ جو آنمخدوم کے مرتبہ یقین اور اخلاص اور شجاعت اور للّٰہی زندگی پر ایک محکم دلیل اور محبت قویہ تھا پہنچ کر باعث انشراح خاطر و سرور و ذوق ہوا۔ بلاشبہ اس درجہ کی قوت و استقامت و جوش و ایثار جان و مال للہ اس چشمہ صافیہ کمال ایمانی سے نکلتا ہے جس میں چمکتا ہوا یقین اس امر کا پورے زور کے ساتھ موجود ہوتا ہے کہ خدا ہے اور وہ صادقوں کے ساتھ ہے۔

(مکتوبات احمد جلد پنجم نمبر 2 ص 103)

معلوم ہوتا ہے یہ حضرت خلیفہ اول کے اس خط کی طرف اشارہ ہے جس کا ذکر حضرت مسیح موعود نے رسالہ آسمانی فیصلہ میں کیا ہے جہاں آپ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بکمال ادب عرض کرتے ہیں:۔

''اللہ کی رضامندی چاہتا ہوں اور جس طرح وہ راضی ہو سکے طیار ہوں اگر آپ کے مشن کو انسانی خون کی آبیاری ضروری ہے تو یہ نابکار (مگر محبّ انسان) چاہتا ہے کہ اس کام میں کام آوے''۔

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن جلد 4 ص 338)

ان دونوں خطوط میں ڈاکٹر جگن ناتھ کا ذکر ہے جس نے نشان دیکھنا چاہا تھا۔

تجویز چندہ اور منظوری

مکتوب مرقومہ 12/ اپریل 1891ء میں حضرت مسیح موعود نے آپ کو تحریر فرمایا۔

''یہ عاجز اس وقت بباعث شدت ضرورت خرچ اور ایک طرف تقاضا مطبع اور کاپی نویسوں کے حیران ہے۔ آخر سوچا کہ آنمکرم کو تکلیف دوں۔ آنمکرم نے تجویز چندہ ماہواری کو اس عاجز پر ڈالا تھا اور اب تک بباعث شرم خود تجویزی کے کچھ کہہ نہیں سکتا۔ لیکن اب مجھے خیال آیا کہ باوجود آنمکرم کے اخلاص اور محبت کے جو خدا تعالیٰ نے آپ کو عنایت فرمائی ہے کوئی وجہ نہیں کہ زیادہ تامل کیا جاوے۔ اس لئے میری دانست میں بشرطیکہ آپ پر بار نہ ہو اور آسانی سے ایفا ہو سکے اور کچھ حرج نہ ہو بیس روپیہ ماہواری آپ سے چندہ لیا جائے۔ سو میں چاہتا ہوں کہ آنمکرم سو روپیہ کا بہر طرح بندوبست کر کے پانچ ماہ کا چندہ مجھے بھیج دیں۔ یکم مارچ 1891ء سے یہ چندہ آپ کے ذمہ ہوا اور جولائی کے آخیر تک اس پیشگی چندہ کا روپیہ ختم ہو جائے گا اور پھر ماہواری چندہ ارسال فرمایا کریں محض شدید ضرورت کی وجہ سے مکلّف ہوں۔

(مکتوبات احمد جلد 2 ص 118,117)

نشان آسمانی میں ذکر

حضرت مسیح موعود نے رسالہ نشان آسمانی کے معاونین میں بھی آپ کا ذکر کیا ہے۔''رسالہ نشان آسمانی کی امداد طبع کے لئے جو مخلص دوستوں کی طرف سے خط لکھے گئے۔ ان کا خلاصہ جواب...... خلاصہ خط اخویم حضرت مولوی حکیم نوردین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ معالج ریاست جموں

ایک خاکسار بالکل نابکار اور خاکساری کے ساتھ نہایت ہی شرمسار بحضور حضرت مسیح الزمان عرض پرداز اس خادم با اخلاص اور دلی مرید کا جو کچھ ہے بتمامہ آپ ہی کا ہے۔ زن و فرزند و روپیہ، آبرو و جان میری یہی سعادت ہے کہ تمام خرچ میرا ہو ہے۔ پھر جس قدر حضور پسند فرمائیں۔ برادرم فصیح بھی اس وقت موجود ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر میرے مطبع پنجاب پریس سیالکوٹ میں حضور رسالہ کو طبع فرماویں تو چہارم حصہ قیمت کا منافع رہے گا (حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں) مولوی حکیم نوردین صاحب اپنے اخلاص اور محبت اور صفت ایثار اور للہ شجاعت اور سخاوت اور ہمدردی (-) میں عجیب شان رکھتے ہیں۔ کثرت مال کے ساتھ کچھ قدر قلیل خدا تعالیٰ کی راہ میں دیتے ہوئے تو بہتوں کو دیکھا مگر خود بھوکے پیاسے رہ کر اپنا عزیز مال رضائے مولیٰ میں اٹھا دینا اور اپنے لئے دنیا میں سے کچھ نہ بنانا یہ صفت کامل طور پر مولوی صاحب موصوف میں ہی دیکھی یا ان میں جن کے دلوں پر ان کی صحبت کا اثر ہے۔

مولوی صاحب موصوف اب تک تین ہزار روپیہ کے قرب للہ اس عاجز کو دے چکے ہیں اور جس قدر ان کے مال سے مجھ کو مدد پہنچی ہے اس کی نظیر اب تک کوئی میرے پاس نہیں۔ اگرچہ یہ طریق دنیا اور معاشرت کے اصولوں کے مخالف ہے مگر جو شخص خدائے تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لا کر اور دین (-) کو ایک سچا اور منجانب اللہ دین سمجھ کر اور بایں ہمہ اپنے زمانہ کے امام کو بھی شناخت کر کے اللہ جلشانہ اور رسول اللہ ﷺ اور قرآن کریم کی محبت اور عشق میں فانی ہو کر محض اعلاء کلمہ (-) کے لئے اپنے مال حلال اور طیب کو اس راہ میں فدا کرتا ہے اس کا جو عند اللہ قدر ہے وہ ظاہر ہے اللہ جلشانہ فرماتا ہے (-) (آل عمران: 93)

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار
اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب
اسے دے چکے مال و جاں بار بار
ابھی خوف دل میں کہ ہیں نابکار
لگاتے ہیں دل اپنا اس پاک سے
وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

خداتعالیٰ اس خصلت اور ہمت کے آدمی اس امت میں زیادہ سے زیادہ کرے۔

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نور یقیں بودے

(نشان آسمانی۔روحانی خزائن جلد 4 ص 407,406)

حضرت مسیح موعود نے رسالہ نشانی آسمانی جس کا دوسرا نام شہادت الملہمین ہے اواخر 1892ء میں تحریر فرمایا جو جون 1892ء میں شائع ہوا۔ یہ تو کچھ احوال ہے حضرت خلیفہ اول کی اس عظیم الشان معاونت کا جو آپ نے حضرت مسیح موعود کی کتب کے لئے فرمائی اور یہ سلسلہ ساری عمر جاری رہا۔

اس کے علاوہ جتنے بھی اہم کام حضرت مسیح موعود کی مبارک زندگی میں پیش آئے ان سب کے لئے بھی آپ کی مالی معاونت قابل صد تحسین ہے۔

حضرت خلیفہ اول نے نہ صرف کتب مسیح موعود کے سلسلہ میں مالی اعانت فرمائی بلکہ تائید میں خود بھی کتابیں لکھیں۔

☆ تصدیق براہین احمد حصہ اول

☆ فصل الخطاب المقدمہ اہل الکتاب نصاریٰ کے جواب میں

☆ رسالہ ردتناسخ

☆ رسالہ ابطال الوہیت وابنیت مسیح علیہ السلام

(بحوالہ مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 185)

کتاب آئینہ کمالات اسلام

فرمایا:۔ اس مقام میں اخویم مولوی نور دین صاحب اور اخویم حکیم فضل دین صاحب اور اخویم نواب محمد علی خان صاحب اور اخویم مولوی تفضّل حسین صاحب اور احباب سیالکوٹ اور کپورتھلہ کی ہمدردی کا شکر قابل اظہار ہے کہ انہوں نے میری پہلی کتاب کی خریداری میں بہت مدد دی۔

(بحوالہ مجموعہ اشتہار جلد اول ص 276)

مولوی سید محمد احسن صاحب کے لئے چندہ کی تحریک حضرت مسیح موعود نے بذریعہ اشتہار فرمائی اور چندہ دینے والوں کی فہرست شائع کی۔ نمبر 12 حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 279)

اشتہار اپریل 1893ء

''پُر جوش مردان دین سے مراد اس جگہ اخویم حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب بھیروی ہیں جنہوں نے گویا اپنا تمام مال اس راہ میں لٹا دیا ہے اور بعد ان کے میرے دلی دوست حکیم فضل الدین صاحب اور نواب محمد علی خان صاحب کوٹلہ مالیر اور درجہ بدرجہ تمام وہ مخلص دوست ہیں جو اس راہ میں فدا ہو رہے ہیں۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 318)

فرمایا:۔

واضح رہے کہ اول بنیاد چندہ کی اخویم مخدومی مولوی حکیم نورالدین صاحب نے ڈالی ہے کیونکہ انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ میں اس سکول کے لئے دس روپیہ ماہواری دوں گا......''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم ص 160)

مباہلہ میں میاں محمد حسین کے کامیاب ہونے پر انعام دینے والوں کی فہرست میں آپ کا یہ نام شامل کیا گیا۔ مولوی حکیم نورالدین

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص 90)

اشتہار چندہ منارۃ المسیح۔یاد دہانی
فہرست اسماء چندہ دہندگان

نمبر 1 حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب طبیب شاہی قادیان (مجموعہ اشتہارات جلد 2 ص 426)

اشتہار ''من انصاری الی اللہ'' میں ذکر

میں اس بات کے لکھنے سے رہ نہیں سکتا کہ اس تصرف اور جانفشانی میں اول درجہ پر ہمارے خالص مخلص حبی فی اللہ مولوی حکیم نورالدین صاحب ہیں جنہوں نے نہ صرف مالی امداد کی بلکہ دنیا کے تمام تعلقات سے دامن جھاڑ کر اور فقیروں کا جامہ پہن کر اور اپنے وطن سے ہجرت کرکے قادیان میں موت کے دن تک آبیٹھے اور ہر وقت حاضر ہیں اگر میں چاہوں تو مشرق میں بھیج دوں یا مغرب میں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 ص 308)

جماعت کے طبقات کی ضروریات کا خیال

حضرت مسیح موعود کی زندگی میں حضرت خلیفہ اول نے الاعلام کے نام سے الحکم میں ایک اشتہار شائع کروایا جس کے آخر میں ایڈیٹر صاحب کا نوٹ ہے۔

''حضرت مولوی صاحب کے اس اشتہار سے ظاہر ہے کہ آپ کس طرح جماعت کے مختلف طبقات، نو مسلموں، مؤلفۃ القلوب، طالب علموں، مسافروں، یتیموں اور جماعت کے واعظوں کی ضروریات کو پورا کرکے حضرت اقدس کے بوجھ کو ہلکا کرنے کی کوشش میں مصروف رہتے تھے۔ (حیات نور ص 257)

علاج طاعون کے لئے دوائیں

حضرت مسیح موعود نے طاعون کے زمانہ میں ہمدردی خلائق کے لئے دو مرکب دوائیں تیار فرمائیں ایک دوا پر دو ہزار پانچ سو روپیہ خرچ آیا جس میں سے دو ہزار روپیہ کے یاقوت رمانی حضرت خلیفہ اول نے پیش کئے۔ اس دوا کا نام حضرت مسیح موعود نے تریاق الٰہی رکھا۔

(بحوالہ حیات نور ص 238 مجموعہ اشتہارات جلد 2 ص 225)

وفد نصیبین کے لئے خرچ کی پیشکش

نومبر 1899ء میں قبر مسیح کی تحقیق کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ایک وفد تیار کیا گیا جس کی منزل مقصود ''نصیبین'' تھی۔ اخراجات سفر حضرت خلیفہ اول نے اپنے ذمہ لئے۔

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد سوم ص 160)

حیات نور ص 245 پر بھی اس کا ذکر ہے۔

حضرت مسیح موعود کے مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص 165 کے حاشیہ پر بھی ذکر ہے۔

بورڈنگ مدرسہ تعلیم الاسلام کی تعمیر کے لئے تیس ہزار روپے کی اپیل (اکتوبر 1897ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے چھ سو روپیہ چندہ دیا جو کل رقم کا پچاسواں حصہ تھا۔ آپ نے اس مبارک کام کی ابتداء کی۔ (حیات نور ص 430)

حضرت میر ناصر نواب صاحب کے مبارک کام (24 جون 1909ء)

حضرت خلیفہ اول نے اپنی جیب خاص سے دو صد ساٹھ روپیہ چندہ دیا۔ (حیات نور ص 436)

حضرت خلیفہ اول نے اعلان فرمایا کہ ہم دو احمدیوں کو اپنے خرچ پر حج کے لئے بھیجنا چاہتے ہیں جو زادراہ سے معذور اور حج کی تڑپ رکھنے والے صالح الاعمال اور متقی ہیں۔ (بحوالہ حیات نور ص 455,454)

یہ تو حضرت خلیفہ اول کی مالی قربانیوں کی ایک ہلکی سی جھلک ہے۔ ورنہ انفاق فی سبیل اللہ میں آپ بہت بڑھے ہوئے تھے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریکوں کے علاوہ جو بھی نیک تحریک آپ دیکھتے اس میں چندہ ادا کرتے۔ آپ کی خلافت کے زمانہ میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (غالباً پہلے کالج) کا منصوبہ سرسید احمد خان صاحب کی طرف سے آیا۔ حضرت خلیفہ اول نے خود بھی اس میں چندہ دیا اور جماعت کو بھی تحریک فرمائی (ملاحظہ ہو حیات نور صفحہ 506,505 مؤلفہ شیخ عبدالقادر صاحب سابق سوداگرمل)

شان استغناء

اپنی ذات پر اخراجات کے بارہ میں آپ کی شان غناء اعلیٰ درجہ کی تھی۔ 18 نومبر 1910ء کو آپ گھوڑے سے گرے اور بیماری پر اخراجات ہوئے۔ آپ نے فرمایا ''تم ایک فہرست حساب کی بناؤ۔ کسی تفصیل کی ضرورت نہیں۔ صرف ٹوٹل ہو۔ جس قدر میری ادویات پر خرچ ہوا جس قدر پٹیوں پر کپڑے کے لئے خرچ ہوا ہے۔ اس کل رقم کا میزان حاصل کرو اور میری بیوی سے کہو کہ جو روپیہ کپڑے میں باندھ کر دیا گیا ہے اس میں سے وہ تمام حساب ادا کرو۔

پھر فرمایا:۔

میرا مولیٰ مجھے دیتا ہے کسی انسان کا احسان مند نہیں ہوسکتا اس نے میری ضروریات کی کفالت کا آپ مجھ سے وعدہ کیا ہے۔ (حیات نور ص 479)

کمال اخلاص اور غایت درجہ کی محبت

مخدومی مکرمی اخویم مولوی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مبلغ تینتیس روپیہ معرفت مولوی محمد حسین صاحب مجھ کو پہنچ گئے۔ یہ آپ کا کمال اخلاص اور غایت درجہ کی محبت ہے کہ باوجود نہ ہونے روپیہ کے وقت پر آپ نے قرض لے کر روپیہ بھیجا اور مجھے خارجاً معلوم ہوا ہے کہ پہلے بھی آپ نے ایک دو مرتبہ ایسا ہی کیا تھا جزاکم اللہ۔

آپ نے لکھا تھا کہ رفاقت اور دوستی میں مجھے نسبت فاروقی ہے مگر میرے خیال میں آپ کو نسبت صدیقی ہے۔ کیونکہ انشراح صدر سے ایثار مال اور رفاقت تک مستعد ہونا یہ ہمت صدیقی ہے اور میں جس نیت سے آپ کو تکلیف دیتا ہوں وہ خداتعالیٰ کو معلوم ہے۔

خاکسار غلام احمد از لودھیانہ محلّہ اقبال گنج

نوٹ: اس خط پر تاریخ درج نہیں مگر لودھیانہ کے پتہ معلوم ہوتا ہے کہ 1891ء کا ہے۔ (عرفانی)

(مکتوبات احمد جلد پنجم نمبر 2 ص 117,116)

......آپ کی خدمت میں ظاہر کرتا ہوں کہ جو کچھ خداتعالیٰ نے اس عاجز کی نصرت کے لئے محبت اور ہمدردی کا آپ کو جوش بخشا ہے وہ تو ایک ایسا امر ہے جس کا شکر ادا نہیں ہوسکتا (۔)

(مکتوبات احمد جلد پنجم نمبر 2 ص 127)

اس سلسلہ میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا ایک رویا قابل ذکر ہے جیسا کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

''خاکسار عرض کرتا ہے کہ مجھ سے ہماری ہمشیرہ مبارکہ بیگم صاحبہ نے بیان کیا کہ جب حضرت صاحب آخری سفر میں لاہور تشریف لے جانے لگے تو آپ نے ان سے کہا کہ مجھے ایک کام درپیش ہے دعا کرو اور اگر کوئی خواب آئے تو مجھے بتانا۔ مبارکہ بیگم نے خواب دیکھا کہ وہ چوبارہ پر گئی ہیں اور وہاں حضرت مولوی نورالدین صاحب ایک کتاب لئے بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو اس کتاب میں میرے متعلق حضرت صاحب کے الہامات ہیں اور میں......ہوں۔ دوسرے

دن صبح مبارکہ بیگم سے حضرت صاحب نے پوچھا کہ کیا کوئی خواب دیکھا ہے؟ مبارکہ بیگم نے یہ خواب سنائی تو حضرت صاحب نے فرمایا یہ خواب اپنی اماں کو نہ سنانا مبارکہ بیگم کہتی ہیں کہ اس وقت میں نہیں سمجھی تھی کہ اس سے کیا مراد ہے خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ خواب بہت واضح ہے اور اس سے مراد یہ تھی کہ حضرت صاحب کی وفات کا وقت آن پہنچا ہے اور یہ کہ آپ کے بعد حضرت مولوی صاحب خلیفہ ہوں گے نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس وقت ہمشیرہ مبارکہ بیگم صاحبہ کی عمر گیارہ سال تھی۔

(سیرت المہدی جلد اول ص 533 روایت نمبر 537)

ہر ایک مامور کے ماننے والوں پر تین وقت ہوا کرتے ہیں اور صحابہؓ پر بھی وہ وقت تھے ایک تو مکہ کا جبکہ آنحضرتؐ کو ہر طرف سے دکھ دیا جاتا تھا۔ جان کے لالے پڑے ہوئے تھے اور اس وقت آپ کو بعض لوگوں نے مانا۔ دوسرا جبکہ آنحضرتؐ مدینہ میں آئے اور بعض لوگ آپؐ پر ایمان لائے۔ تیسرا وہ وقت جبکہ صحابہ دنیا کے فاتح ہو رہے تھے اور ملک پر ملک آپ کے قبضہ میں آ رہا تھا۔ اب سوچ لو کہ ان تین وقتوں میں جن جن لوگوں نے مانا اور خرچ کیا، کیا وہ برابر ہو سکتے ہیں؟ فتح مکہ سے اول جن لوگوں نے خرچ کیا تھا ان کی نسبت خود آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اب لوگ احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کریں تو ان کی وہ قدر نہیں ہو سکتی جو فتح مکہ سے اول ایک جو کی مٹھی کی ہو سکتی ہے۔ خالد بن ولید جیسے فاتح کے سامنے یہ فقرہ کہا تھا کہ تمہاری خدمات اور فتوحات ان لوگوں کے ہم پلہ ہرگز نہیں ہو سکتیں جو کہ فتح مکہ سے پیشتر ایمان لائے اور ان کی ان کے سامنے کچھ قدر ہے۔ پس یاد رکھو کہ امام کے ماننے کا ایک وقت ہوتا ہے اسے ہاتھ سے کھونا نادانی ہے اور اس کے ساتھ ہو کر خرچ کرنے میں بڑی برکات ہوتی ہیں اور اس خرچ کا یہی وقت ہے اگر کرو گے تو خدا اس کا اجر اپنے ذمہ نہ رکھے گا۔

(خطبات نور ص 156,155 خطبہ عید الفطر 21 دسمبر 1903ء)

اسی طرح فرمایا:۔

''عقائد صحیحہ کے ساتھ مال کا انفاق بھی ضروری ہے۔ خیرات کرنا، قریبیوں، رشتہ داروں پر، یتیم بچوں کو دینا، مسکینوں اور مسافروں کو دینا، سوالیوں کو اور غلام آزاد کرنے میں خرچ کرنا۔ اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے مال عزیز خرچ کرنا، نمازیں باقاعدہ اخلاص اور ثواب کے ماتحت ادا کرنی اور ایک مقررہ حصہ اپنے مال میں سے الگ کرنا جس کا نام زکوٰۃ ہے۔ رنج میں مصائب میں شدائد میں، مقدمات میں، غربت میں صبر اور استقلال سے قدم رکھنے والے یہی خدا کو پیارے ہیں۔ انہی کا نام خدا نے صادق رکھا ہے اور یہی متقی ہیں''۔

(خطبات نور ص 312,311 خطبہ جمعہ 20 مارچ 1908ء)

☆..........☆..........☆

مکرم میاں حمید احمد صاحب ایڈووکیٹ

راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے خادم سلسلہ

محترم میاں اقبال احمد صاحب امیر ضلع راجن پور

مورخہ 25 فروری 2003ء کو محترم میاں اقبال احمد صاحب امیر ضلع راجن پور راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔ میں نے میاں صاحب کو بہت قریب سے دیکھا اور ان کو اپنی ذات میں نادر پایا۔ ان کے ہر عمل سے ایک انفرادیت جھلکتی تھی، بچوں سے حسن سلوک، عدالت میں غریب نوازی، دوستوں کی محفلوں میں اور غیروں سے تعلقات الغرض ہر انداز جدا تھا۔

گو مکرم میاں صاحب آج ہم میں موجود نہیں ہیں لیکن ان کی جماعت سے محبتوں کے تذکرے گھروں میں کئے جاتے ہیں۔ ایک مرتبہ کچھ نوجوان جماعتی دورہ سے واپس آئے تو میاں صاحب اپنے گھر کے سامنے موجود تھے انہوں نے پوچھا بچو! کہاں سے آئے ہو، جواب میں انہوں نے کہا کہ امیر صاحب جماعتی دورہ سے آئے ہیں امیر صاحب کا چہرہ کھل اٹھا اور کہا کہ اچھا آپ خدمت دین کر کے آ رہے ہیں تو پھر میں آپ کو اس خوشی میں آئسکریم کھلاتا ہوں اور وہ ان نوجوانوں کو خدمت دین کے انعام کے طور پر آئسکریم کھلانے لے گئے۔

آپ ایک شفیق باپ تھے لیکن بچوں کے ساتھ بے تکلف دوستی بھی تھی، ان کے ساتھ کھیلنا اور مذاق وغیرہ کرنا ان کی عادت تھی۔ آپ نے خدا سے حس ظرافت بے مثل پائی تھی۔ احساس دلائے بغیر بچوں کو تربیت کے نئے نئے انداز سکھا دیتے، اطاعت کے بارے میں نصائح کرتے، آج وہی باتیں ہمارے کام آ رہی ہیں۔ اپنے بچوں سے کہتے جماعت کو پڑھے لکھوں کی ضرورت ہے، خوب پڑھا کرو کہ آسمان احمدیت کے درخشاں ستارے بنو۔

آپ کی تمام عمر دکھوں میں گزری، تاہم نماز میں خداتعالیٰ سے ہی التجا کرتے اور لوگوں کے سامنے مسکراتے رہتے۔ آپ کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کی سعادت بھی ملی۔ 8 مختلف جھوٹے اور بے بنیاد جماعتی مقدمات میں پھنسایا گیا۔ خدتعالیٰ کی راہ میں بھوک سہی اور گالیاں سنیں لیکن ہر لمحہ مسکراتے رہتے۔ آپ کی میت پر ہر آنکھ اشکبار تھی ایک بیوہ خاتون روتے ہوئے کہہ رہی تھی کہ ہمارے بچے آج یتیم ہو گئے ان کو اب کون پالے گا۔

مکرم امیر صاحب نے خود بیعت کرنے کی سعادت پائی تھی، جس کے ردعمل میں آپ کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ 1970ء کی دہائی میں جب آپ صدر جماعت راجن پور تھے، آپ نے اپنی زمین بیت الذکر کے لئے وقف کر دی لیکن غربت اور نامساعد حالات کی وجہ سے تعمیر ممکن نہ ہو سکی۔ آپ نے جماعت کو تحریک کی کہ اپنے گھر کا فالتو سامان دیں اور جب بھی کسی گھر میں آٹا گوندھا جائے ایک مٹھی آٹا خدا کے گھر کے لئے علیحدہ کر لیا جائے اور یہ سامان آپ خود گھر گھر جا کر اکٹھا کرتے رہے اور صبر آزما مشقت کے بعد بیت الذکر کو تعمیر کرایا۔ اسی طرح مہمان خانہ، مربی ہاؤس اور احمدیہ قبرستان کے لئے بھی اپنی زمین جماعت کو تحفہ میں دی۔ آپ کو خداتعالیٰ کی راہ میں مالی قربانی کرنے کا خاص ہی چسکا تھا۔ اکثر کہا کرتے تھے کہ اگر خداتعالیٰ کی راہ میں میں اپنی جیب خالی نہیں کروں گا تو وہ اسے کیسے بھرے گا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی جیب کو ہمیشہ بھرے رکھا اور ان کی ضرورتیں پوری ہوتی رہیں۔

آپ دعوت الی اللہ کے بہت شوقین تھے، دن ہو یا رات آپ ہمہ وقت دعوت الی اللہ کے لئے تیار رہتے، ہر جماعتی تقریب میں شرکت کے لئے تیار رہتے۔ آپ کا خلافت سے بہت گہرا تعلق تھا۔ احباب جماعت کو ہمیشہ خلافت سے چمٹے رہنے کی تلقین کرتے رہے۔ کہا کرتے تھے کہ اگر خلافت سے مضبوط تعلق رہا تو فلاح پا جاؤ گے۔ اسی طرح تعلق باللہ کے حوالے سے جماعت کو نصیحت کرتے رہتے تھے کہ خداتعالیٰ سے ذاتی تعلق قائم کرو۔

آپ کا شمار ضلع بہاولنگر کے چوٹی کے وکلاء میں ہوتا تھا، نیک نامی اور وکالت میں مہارت کے سب معترف تھے آپ کے انصاف کی گواہی غیر بھی دیتے تھے۔ رات گئے تک بلکہ صبح تک اپنے دفتر میں کام کرتے رہتے تھے۔ جب ان سے پوچھا جاتا کہ آپ اتنی محنت کیوں کرتے ہیں، کہتے کہ میں نے جس موکل سے فیس لی ہے نہ جانے وہ کس قدر مشکلات اٹھا کر لایا ہو گا اس لئے انصاف کا تقاضا ہے کہ میں نے اگر اس سے فیس لی ہے تو اس کے کیس پر بھی دیانتداری سے کام کروں۔ غرباء کے کیس بغیر فیس لئے بھی کر دیا کرتے تھے اور یہ ان کی عادت تھی کہ رمضان کے آخری عشرہ میں آنے والے تمام کیس بغیر فیس کے کیا کرتے تھے اور کیس لیتے ہی اس پر کام شروع کر دیتے تھے آپ کی شہادت کے بعد آپ کے موکل پریشان تھے لیکن یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ان کے کیس ہر ممکنہ حد تک مکمل کئے جا چکے تھے اور ان پر مزید کسی محنت کی ضرورت نہ تھی۔ آپ کو متعدد جماعتی کیسز کی پیروی کرنے کی توفیق بھی ملی۔ اپنی مصروفیات کے باوجود پہلی فرصت میں جماعتی کیس کی پیروی کے لئے تشریف لے جاتے اس بارے میں کہتے تھے کہ میں نہیں چاہتا کہ کوئی احمدی ناحق زیادہ دیر اندر رہے یا اس کو کسی ذہنی کوفت کا سامنا کرنا پڑے۔

راقم الحروف کو ایک جماعتی مقدمہ میں بحث کی فائنل رپورٹ کی کمپوزنگ کی توفیق ملی۔ رات گئے تک اپنے روٹین کے مقدمات کو چھوڑ کر کم و بیش 200 صفحات کی اردو کمپوزنگ کراتے رہے۔ وہ چاہتے تھے کہ میں بھی وکالت کے شعبہ میں جماعتی خدمت کر سکوں، ساتھ ساتھ چھوٹے چھوٹے قانونی نکات بھی سمجھاتے رہتے۔ جس دن آپ مقدمہ کی پیروی کرتے تو مقامی وکلاء آپ کا انتظار کیا کرتے تھے کیونکہ آپ کی بحث کا انداز اور ناقابل تردید دلائل ان کے لئے کافی کشش رکھتے تھے۔ آپ کی آواز کافی بلند، بارعب اور ماحول کو اپنے زیر اثر کر دینے والی تھی۔

ایک مرتبہ ایک جماعتی کیس کے سلسلہ میں آپ کو کسی دوسرے شہر میں جانا تھا۔ رات کے وقت کسی سواری کا انتظام نہ ہو سکا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کہ اے اللہ! تیرے نام پر تیرا بندہ ناحق جیل میں ہے اس کا مسئلہ حل کرنے کے لئے میں نے جانا ہے تو میرے لئے کوئی سواری کا انتظام فرما۔ آپ کی دعا قبول ہوئی اور ایک کھلی چھت کی کیری وین میں سردیوں کے موسم میں منزل مقصود تک پہنچے اور ان کی یہ قربانی اور محنت رنگ لائی اور اس احمدی شخص کا مسئلہ حل ہو گیا۔

آپ نے خصوصاً جماعت احمدیہ راجن پور کے احباب سے بہت کا سلوک کیا۔ ایک بار ایک دوست آپ کے گھر تشریف لائے سخت گرمیوں میں دوپہر کا وقت تھا۔ امیر صاحب گھر پر اکیلے تھے، آنے والے مہمان سے اس قدر بے تکلفی اور اپنائیت سے کھانے کا پوچھا کہ انکار کی گنجائش نہ رہی اور مہمان نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ آپ کچھ دیر بعد سویوں کا ڈونگہ پکڑے تشریف لائے اور کہا کہ دراصل آج میری بیگم صاحبہ گھر پر نہیں ہیں اور اس وقت میں صرف یہی بنا سکتا تھا۔

آپ بہت سے اچھے پکوان بھی تیار کر سکتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے جماعت کے مرد احباب کو تلقین کی کہ وہ کھانا پکانا سیکھیں جس پر کئی مردوں نے کھانا پکانا سیکھا اور کئی مواقع پر پکاتے رہے۔ اپنے بچوں کی تربیت اور ان کو اعتماد دینے کا انداز جدا تھا۔ کہتے کہ مجھے اپنے بچوں پر اعتبار ہے اور یہ انداز تربیت صرف اپنی بچوں تک ہی محدود نہ تھا بلکہ خدام و اطفال کی بھی اسی طرح تربیت کرتے۔ اللہ تعالیٰ مکرم امیر صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسی عظیم الشان قربانیوں کی تاریخ رقم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

شکریہ احباب

محترمہ امۃ الشافی صدیقی صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب شہید تحریر کرتی ہیں کہ خاکسار جملہ افراد خاندان حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کی طرف سے مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کی شہادت اور پانچ ماہ بعد ان کی والدہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی صاحب کی وفات پر اظہار تعزیت کرنے والوں کی مشکور ہے۔ ان دو گہرے صدمات کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جن محبت بھرے الفاظ میں ذکر فرمایا تو حضور کی شفقت محبت اور ہمدردی سے ہمارے دل طمانیت سے بھر گئے۔ اسی طرح احباب وخواتین جس اپنائیت اور محبت سے ہمارے غم میں شریک ہوئے نہ صرف ربوہ میں ہر دو کے جنازہ پر تشریف لا کر ہمارے ساتھ محبت اور ہمدردی کا سلوک فرمایا بلکہ اکثر خواتین واحباب میر پور خاص سے تشریف لائے اور ہماری دلجوئی کا باعث بنے۔ ہم تمام افراد جماعت احمدیہ کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ دنیا میں جہاں جہاں بھی ڈاکٹر صاحب کے خاندان کے لوگ آباد ہیں وہاں تشریف لا کر ہمارے ساتھ محبت اور ہمدردی کا اظہار وسلوک فرمایا۔ مکرم امیر صاحب ضلع میر پور خاص وصدر لجنہ اماء اللہ میر پور خاص اور تمام جماعت احمدیہ میر پور خاص کے بھی مشکور ہیں جنہوں نے اس موقع پر فوری انتظامات میں مدد کی اور ہر ممکن دلجوئی کی۔ دور و نزدیک سے تعزیت کے لئے آنے والوں کے بھی بے حد مشکور ہیں۔ ان دو صدمات سے جہاں دل انتہائی غمگین ہیں وہاں اللہ تعالیٰ کے حضور شکر سے بھی لبریز ہیں کہ ہر دو کا انجام بخیر ہوا۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

الفضل اور ربوہ کے احباب

روزنامہ الفضل جماعت احمدیہ کا ایک مرکزی اور دینی اخبار ہے۔ اس روحانی نہر کا ہر گھر میں جاری وساری رہنا ضروری ہے۔ محترم صدران محلہ جات ربوہ سے درخواست ہے کہ وہ الفضل کی اشاعت بڑھانے میں مدد فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین

جو احباب دفتر الفضل کے ذریعہ خریدار بننا چاہیں وہ دفتر الفضل واقع دارالنصر غربی یا فون نمبر 047-6213029 پر رابطہ فرمائیں یا اگر ماہانہ بل ادا کر کے پرچہ لگوانا چاہیں وہ دفتر الفضل کے ایجنسی ہولڈر برائے ربوہ مکرم محمد افضل بٹ صاحب سے درج ذیل نمبرز پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ 047-6211079(i)

0332-8767117(ii) (مینیجر روزنامہ الفضل)

نمایاں کامیابی

(مریم گرلز ہائی سکول ربوہ)

امسال مریم گرلز ہائی سکول دارالنصر ربوہ کی 49 طالبات نے جماعت ہشتم کے سالانہ امتحان بورڈ 2008-09ء میں شمولیت اختیار کی، جبکہ جماعت پنجم کے 48 طلبہ سالانہ امتحان بورڈ 2008-09ء میں شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہر دو کلاسز کے تمام طلباء وطالبات امتحان میں کامیاب ہوئے اور نتیجہ سو فیصد رہا۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ طلبہ کو ہر میدان میں کامیابیاں عطا فرماتا چلا جائے اور جماعت کے لئے نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

(پرنسپل مریم گرلز ہائی سکول ربوہ)

درخواست دعا

مکرم نفیس الدین مبشر صاحب جاپان آٹو ریلوے روڈ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے ماموں مکرم احمد دین صاحب سابق کارکن وکالت مال اول تحریک جدید انجمن احمدیہ کا ریڑھ کی ہڈی کے آخری مہرے کا جرمنی میں کامیاب آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ پیچیدگیوں سے بچائے اور انہیں صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے۔ آمین

ضرورت کارکنان

دارالذکر لاہور میں مندرجہ ذیل کارکنان /عملہ کی فوری ضرورت ہے۔

(1) ڈرائیور (2) باورچی (3) سیکیورٹی گارڈ
(4) چوکیدار (5) دفتری

اپنی درخواست شناختی کارڈ کی عکسی نقل اور امیر/ صدر صاحب کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ امیر صاحب لاہور کے نام اس اعلان کی اشاعت کے دس یوم کے اندر ارسال کریں۔ معاوضہ ملاقات کے وقت بالمشافہ طے کیا جائے گا۔

مقامی طور پر دفتری اوقات میں مکرم شیخ ریاض محمود صاحب اور کرنل (ر) نعیم احمد صدیقی صاحب سے فون نمبرز 6366530 اور 6316793 پر رابطہ یا ملاقات کی جاسکتی ہے۔

انٹرویو کیلئے بلائے جانے کے وقت کوئی عوضانہ نہیں دیا جائے گا۔

(نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور)

نکاح

مکرم انتصار احمد نذر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم وقار نذر صاحب ابن مکرم نذر احمد صاحب مرحوم مقیم سویڈن کے نکاح کا اعلان مورخہ 12/اپریل 2009ء کو بعد نماز عصر بیت مبارک ربوہ میں ہمراہ مکرمہ سعدیہ عمر صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر الطاف الرحمٰن عمر صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ مبلغ پچاس ہزار سویڈش کرونا حق مہر پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے کیا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے اور مثمر بثمرات حسنہ کرے اور دونوں خاندانوں کو خوشیاں عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

مکرم محمد اسلم بھروانہ صاحب سیکرٹری تربیت نومبائعین وجائیداد جماعت احمدیہ لاہور اطلاع دیتے ہیں۔

میرے بڑے بیٹے مکرم محمد اظہر صاحب بھروانہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ زینب نور جالب صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر مسیح الرحمٰن جالب صاحب ٹورانٹو کینیڈا بحق مہر دو لاکھ روپے مورخہ 10/اپریل 2009ء کو دارالذکر لاہور میں مکرم لئیق احمد عابد صاحب ایڈیشنل وکیل المال تحریک جدید نے کیا۔ مکرم محمد اظہر صاحب بھروانہ مکرم مہر راجہ خان صاحب بھروانہ آف چاہ لڈیانہ ضلع جھنگ کے پوتے اور مکرم مولوی احمد خان صاحب نسیم سابق ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی کے نواسے اور مکرم ڈاکٹر ناصر احمد خان صاحب پروازی ومکرم نسیم مہدی صاحب مربی انچارج کینیڈا کے بھانجے ہیں۔ مکرمہ زینب نور جالب صاحبہ مکرم پیر فضل الرحمٰن صاحب آف سانگھڑ کی پوتی اور مکرم ہادی احمد خان صاحب ابن مکرم مولوی احمد خان صاحب نسیم آف واہ کینٹ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ احمدیت کے لئے اور ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت کرے اور دونوں بچوں کو دینی ودنیاوی حسنات سے نوازتا چلا جائے نیز ان کو خلافت سے وابستہ رہنے کی توفیق دے۔ آمین

آزمائشی گیس کورس فری
یہ سہولت محدود مدت کے لئے ہے
گیس، معدے کے السر، جلن، تیزابیت کیلئے ہمارا مفید و بے ضرر آزمائشی کورس فری حاصل کریں فائدہ ہو تو مکمل علاج کریں ہمارے چند خصوصی معالجات جوڑوں کا درد، الرجک دمہ، ہائی بلڈ پریشر خصوصی کمزوری، بے اولادی (بوجہ سیمن پرابلم) بیٹیاں مگر بیٹے کی خواہش۔ ہماری ویب سے مفید طبی معلومات و مفت طبی مشورہ جات حاصل کریں آپ ہمیں کال کریں ہم آپ کو ادویات میل کر دیں گے۔ بیرون پاکستان کے مریض ہمارے ٹورانٹو (کینیڈا) کے کلینک سے رجوع کریں۔
فون نمبر 001-416-832-7056
ڈاکٹر نذیر احمد مظہر (کینیڈین کوالیفائیڈ ڈاکٹر آف نیچرل میڈیسن)
مظہر ہسپتال احمد نگر ربوہ
فون: 047-6211544,0334-6372686
ویب سائٹ: www.drmazhar.com
ای میل: drmazharca@yahoo.com

سید علی بلگرامی

سید علی بلگرامی برصغیر کے ایک نامور عالم تھے۔ وہ 10 نومبر 1851ء کو پٹنہ میں پیدا ہوئے۔ جہاں ان کے والد سید زین الدین حسین ڈپٹی کلکٹر تھے۔ انہوں نے عربی اور فارسی کی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی اور 1874ء میں پٹنہ کالج سے گریجویشن کیا۔ اگلے برس انہوں نے سول سروس کے امتحان میں پورے بہار میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ کچھ عرصہ بعد وہ حیدرآباد دکن کے وزیراعظم، سالار جنگ کے حکم سے یورپ چلے گئے جہاں انہوں نے ارضیات، معدنیات، کیمیا، طبیعیات، حیاتیات اور میکانیات کی تعلیم حاصل کی۔ وہ کئی زبانیں بھی جانتے تھے۔ جن میں عربی، فارسی، انگریزی، جرمن، فرانسیسی، سنسکرت، بنگالی، تیلگو، مرہٹی، گجراتی اور ہندی شامل تھیں۔ کہا جاتا ہے ہندوستان میں اتنے علوم اور اتنی زبانوں پر کامل دستگاہ رکھنے والا کوئی اور نہیں گزرا۔

وطن واپسی کے بعد 1879ء میں وہ نظام حیدرآباد کی ملازمت میں شامل ہو گئے اور تقریباً دس برس تک پبلک ورکس، ریلویز اور کان کنی کے محکموں کے سیکرٹری رہے۔ 1893ء میں انہیں حکومت ہند کی جانب سے شمس العلماء کا خطاب ملا۔

1902ء میں وہ نظام حیدرآباد کی ملازمت سے ریٹائر ہو کر انگلستان چلے گئے۔ جہاں وہ کیمبرج یونیورسٹی میں مرہٹی زبان کے لیکچرار مقرر ہوئے۔ اسی سال انہیں انڈیا آفس لائبریری میں عربی اور فارسی کے مخطوطات کی ایک فہرست بنانے پر مامور کیا گیا۔ 1909ء میں انہیں کلکتہ یونیورسٹی نے ڈی لٹ کی اعزازی ڈگری سے نوازا۔

سید علی بلگرامی فرانس کے مشہور عالم ڈاکٹر گستاؤلی بان (Dr. Gustave Le Bon) کی تصانیف La Civilization Des Arabs اور La Civilization Des Inde کے تراجم جو بالترتیب تمدن عرب اور تمدن ہند کے نام سے شائع ہونے کی وجہ سے معروف ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی دیگر تصانیف وتالیفات میں بابر نامہ، علم اللسان، طلسم اعضائے انسانی، میڈیکل جیورس پریڈنس، مغارات الورا، نجوم الفرقان اور رسالہ در تحقیق کلیلہ ودمنہ شامل ہیں۔

سید علی بلگرامی نے 2 مئی 1911ء کو بلگرام میں وفات پائی۔

☆......☆......☆

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

بھارت میں ہونے والے بم دھماکے 1993ء تا 2008ء

ممبئی 27 نومبر 2008ء

ممبئی کے تاریخی ہوٹل تاج محل سمیت کئی مقامات پر دہشت گردانہ حملے ہوئے جن میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کے تین اعلیٰ اہلکاروں سمیت 100 سے زائد افراد ہلاک ہوئے۔ دہشت گردوں کے خلاف کارروائی دو دن جاری رہی۔

آسام 30/ اکتوبر 2008ء

مختلف علاقوں میں اٹھارہ دھماکے ہوئے جن میں 77 افراد کے ہلاک ہونے کی اطلاعات ملیں۔

امپھال: 21/ اکتوبر 2008ء

منی پور پولیس کمانڈو کمپلیکس کے قریب بم دھماکہ ہوا جس کے نتیجے میں 17۔افراد ہلاک ہوئے۔

نئی دہلی 13 ستمبر 2008ء

نئی دہلی میں تین مختلف بم دھماکوں میں 26 سے زیادہ افراد ہلاک اور 80 زخمی ہوگئے ہیں۔

احمد آباد 26 جولائی 2008ء

دو گھنٹے کے دوران ہونے والے 20 بم دھماکوں میں کم از کم 57 افراد کے ہلاک ہونے کی تصدیق کی گئی۔

جے پور 13 مئی 2008ء

ریاست راجستھان کے حکام نے جے پور میں منگل کی شام یکے بعد دیگرے ہونے والے سات دھماکوں میں ساٹھ افراد کی ہلاکت کی تصدیق کی۔

حیدر آباد 18 مئی 2007ء

حیدر آباد دکن میں پرانے شہر میں واقع تاریخی مکہ مسجد میں ایک بم دھماکے میں کم از کم 14 افراد ہلاک اور 35 کے قریب زخمی ہوگئے۔

مالیگاؤں 8 ستمبر 2006ء

مہاراشٹر میں پاورلوم شہر مالیگاؤں میں چار بم دھماکوں میں 37 افراد کے ہلاک اور 100 سے زائد کے زخمی ہونے کی اطلاعات ملیں۔

ٹرین پر حملہ 19 فروری 2007ء

پاکستان کے لئے روانہ ہونے والی ٹرین میں دو بم دھماکوں کے نتیجے میں کم سے کم 66 مسافر ہلاک ہوئے جن میں زیادہ تعداد پاکستانیوں کی بتائی گئی۔

ممبئی 11 جولائی 2006ء

ممبئی میں سات بم دھماکے ہوئے جن میں 200 افراد ہلاک ہوئے۔ دھماکوں کا مقصد ٹرین کے مقامی نیٹ ورک کو تباہ کرنا بتایا گیا۔

ممبئی 25/ اگست 2003ء

ممبئی میں دو کار بم دھماکوں میں کم از کم 50 افراد کے ہلاک ہونے کی تصدیق کی گئی جبکہ درجنوں زخمی ہوگئے۔

ممبئی 13 مارچ 2003ء

ایک مقامی ٹرین پر بم حملے میں کم از کم 11 افراد کے ہلاک ہونے کی تصدیق کی گئی۔

دہلی 13 دسمبر 2001ء

بھارتی پارلیمنٹ پر پانچ لوگوں نے حملہ کر دیا جس میں حملہ آوروں اور چھ پولیس اہلکاروں سمیت چودہ افراد ہلاک ہوئے۔

کوئم بتور 14 فروری 1998ء

13 بم دھماکوں میں 46 افراد کے ہلاک اور 200 کے زخمی ہونے کی اطلاع کی تصدیق کی گئی۔

ممبئی 12 مارچ 1993ء

13 مسلسل بم دھماکوں کے نتیجے میں 257 افراد ہلاک اور 700 زخمی ہوئے۔ دھماکوں کا ذمہ دار جرائم پیشہ افراد کے ایک سنڈیکیٹ کو بتایا گیا۔

(نوائے وقت 7 دسمبر 2008ء)

(بقیہ از صفحہ 1)

مقابلہ حفظ قرآن اور مقابلہ نظم کے پروگرام بنائیں۔ اطفال و ناصرات کو حضرت مسیح موعود کی قرآن کریم کے بارہ میں نظمیں بھی یاد کروائی جائیں۔

☆ سیکرٹریان وصایا جائزہ لیں کہ ان کی جماعت میں موصیان قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں۔ پھر موصیان کی ڈیوٹی لگائیں کہ قواعد وصیت کے قاعدہ نمبر 17 کے مطابق کم از کم دو ایسے احباب کو قرآن ناظرہ سکھائیں جو قرآن ناظرہ نہیں جانتے۔

☆ ہفتہ قرآن کے اختتام پر نظارت ہذا کو رپورٹ ضرور بھجوائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی)

پیارے امام کی پیاری باتیں

وہ کونسا احمدی ہے جو اپنے پیارے امام کی پیاری باتیں سننے اور پڑھنے کے لئے بے تاب نہیں رہتا۔ آپ کی اس پیاس کو ''الفضل'' بہت حد تک دور کرتا ہے کیونکہ اس میں آپ کے پیارے امام کی پیاری باتیں شائع ہوتی رہتی ہیں۔

آج ہی الفضل خریدنے کا بندوبست کیجئے

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خبریں

بونیر آپریشن مزید 50 جنگجو ہلاک

بونیر میں سیکیورٹی فورسز کا جنگجوؤں کے خلاف آپریشن دوسرے روز بھی جاری رہا، فورسز نے ضلعی ہیڈ کوارٹرز ڈگر کا کنٹرول سنبھال لیا ہے۔ آپریشن میں 2 کمانڈروں سمیت 50 جنگجو مارے گئے جبکہ ایک سیکیورٹی اہلکار شہید اور 3 زخمی ہوگئے۔ فورسز نے 18 مغوی اہلکار بازیاب کرا لئے اور گولہ وبارود کے ذخیرے تباہ کر دیئے۔

کراچی پر تشدد کارروائیوں میں 23/ افراد ہلاک، 20 دکانیں 12 گاڑیاں نذر آتش

کراچی کے علاقہ نیو کراچی ٹاؤن تھانہ گلزار ہجری کی حدود بابا موڑ کے قریب 2 مسلح گروپوں میں اچانک فائرنگ کا تبادلہ شروع ہوگیا جس کے نتیجہ میں 23/ افراد جاں بحق ہوگئے۔ سہ پہر کو شروع ہونے والی فائرنگ رات گئے تک جاری رہی علاقے میں کشیدگی کے باعث کاروبار بند ہوگیا اور لوگ گھروں میں محصور ہو کر رہ گئے۔ مزید برآں نامعلوم افراد نے 20 دکانیں اور 12 گاڑیوں کو نذر آتش کر دیا۔ خوف وہراس اور کشیدگی کے پیش نظر رینجرز اور پولیس کا گشت بڑھا دیا گیا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 2 مئی

طلوع فجر	4:54
طلوع آفتاب	6:20
زوال آفتاب	1:06
غروب آفتاب	7:51

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی -/100 روپے بڑی -/400 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 -6211434

ربوہ آئی کلینک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

Woodsy... Furniture® Chiniot
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنادے
Malik Center.Faisal Abad Road.
Tehseel Choak Chiniot. 92-47-6334620
Mobile:0300-7705233-300-7719510

Best Return of your Money
انصاف کلاتھ ہاؤس
گل احمد۔ الکرم لان۔ چکن کی اعلیٰ ورائٹی دستیاب ہے
ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
کریڈٹ کارڈ کی سہولت موجود ہے
فون دکان 6212837 رہائش: 6214840

ہوم کمپیوٹر سروسز اینڈ ہوم کمپیوٹر ٹیوشن
☆ اگر آپ کو کمپیوٹر کا کوئی بھی مسئلہ ہے۔ آپ کمپیوٹر سیکھنا چاہتے ہیں یا نیا کمپیوٹر خریدنا چاہتے ہیں تو ہمیں ایک فون کال کریں
محمد زاہد 0334 6200776

Imran Computers
Hard sale & service
we are deals in PentiumIII& IV we are also deals in laptops
Ahmad Market, Railway Road Rabwah
PH#0476215410,03336707566

انسٹیٹیوٹ آف ڈوئچے شپراخ شولے جرمن لینگوئج
جرمن زبان سیکھئے
لاہور اور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کے لئے تشریف لائیں۔
Goethe & کراچی کا مکمل سلیبس پڑھایا جاتا ہے
عمران احمد ناصر۔ دارالرحمت وسطی ربوہ
0334-6361138, 0314-3213399

FD-10

Tables Partitions Workstations Storage Units
enliven
Customized Office Furniture
8 - 2nd Floor Commercial Area
Cavalry Ground Lahore Cantt.
Emal:muzaffar@enlivensolution.com
Cell:0321-8487933
Tel:+9242 668 6919-929
+9242 661 0114-115
Fax:+9242 661 0424